دوسری شادی کے متعلق ملفوظات

(ماخوذ از: تربیت عاشقان خدا)

ارشاد فرمایا کہ چار شادی کی اجازت ہے، حکم نہیں ہے اور یہ اجازت مطلق نہیں اس شرط سے مقید ہے کہ شوہر انصاف کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑے۔ حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے کمالِ ایمان اور تقویٰ کے ساتھ یہ شرط نازل ہوئی اور آج کل تو ایمان کا کیا حال ہے۔ اس لیے اس زمانے میں ایک ہی پر صبر ضروری ہے ورنہ دو شادی کر کے اگر دونوں میں برابری نہ کی تو سخت گناہ گار ہوگا۔ پھر اس زمانے میں صحت اور قوت بھی کمزور ہے۔ اُس زمانے میں خون نکلوانا پڑتا تھا اور اب خون چڑھوانا پڑتا ہے۔ اور موجودہ زمانے میں جس نے بھی دوشادی کی دل کا چین وسکون غائب ہوا۔ لیلیٰ کی تعداد بڑھا کر مولیٰ کی یاد کے قابل نہ رہے۔ نظر کی حفاظت نہ کرنے کا یہ وبال ہے کہ ایک لیلیٰ پر صبر نہیں۔

☆...... ایک صاحب نے دوسری شادی کی اجازت مانگی کہ میں فتنۂ نساء سے محفوظ رہنے لئے دوسری شادی کرنا چاہتا ہوں۔

ارشاد فرمایا کہ جب بیوی موجود ہے تو کیا یہ فتنۂ نساء سے اسبابِ حفاظت میں سے نہیں ہے؟ اس زمانے میں دو بیویوں میں عدل کرنا تقریباً ناممکن ہے۔ اکثر دیکھنے میں آیا کہ زندگی تلخ ہوگئی اور آخرت کے مواخذہ کا اندیشہ الگ۔ اس زمانے میں ایک ہی بیوی کا حق ادا ہوجائے تو غنیمت ہے۔

☆...... ایک صاحب نے مستورات میں خانقاہی کام اور مدرسہ کی ترتیب کے لئے دوسری شادی کی اجازت مانگی۔

ارشاد فرمایا کہ مستورات میں خانقاہی کام اور مدرسہ کی ترتیب بھی نفس کا

بہانہ معلوم ہوتا ہے۔ تعجب ہے کہ دوسری شادی کے پیغام بھیجنے کے لئے مشورہ بھی نہیں کیا شائد اس لئے کہ مشورہ میں احتمال تھا کہ آپ کی رائے کے خلاف ہوتا۔ مشائخ کا کام دین کا کام کرنا ہے، لوگوں کو اللہ والا بنانے میں اپنے اوقات کو صرف کرنا ہے نہ کہ شادیاں کرنا۔ مشورہ تو پہلے کیا جاتا ہے، موجودہ صورت میں یہی کہا جاسکتا ہے کہ ابھی کچھ نہیں بگڑا، خود کو فتنہ میں نہ ڈالیں یعنی دوسری شادی ہرگز نہ کریں۔

☆ ...... ایک صاحب نے خط لکھا کہ مجھے شدت کے ساتھ الہام ہورہا ہے کہ دوسری شادی کرلوں۔

ارشاد فرمایا کہ دوسری شادی کے متعلق جو آپ نے لکھا ہے کہ لگتا ہے یہ اللہ کا الہام ہے تو آپ کا خیال غلط ہے یہ الہام شیطانی ہے۔ غالباً آپ یہ سمجھتے ہیں کہ اس سنت پر عمل کرنا عام سنتوں کی طرح مستحب ہے، لیکن اس سنت پر عمل مقید ہے ایک بہت سخت شرط کے ساتھ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً پس اگر تم کو غالب احتمال ہو کہ کئی بیویاں کر کے عدل نہ رکھ سکو گے بلکہ کسی بیوی کے حقوق واجبہ ضائع ہوں گے تو پھر ایک ہی بیوی پر بس کرو۔ (بیانُ القرآن) اس زمانے میں ایک ہی بیوی کے حقوق ادا نہیں ہو پاتے چہ جائیکہ دوسری بیوی کے بھی ادا ہوں۔ یہ صحابہ ہی کا ایمان تھا جو چار چار بیویوں میں عدل اور برابری کر سکتے تھے ہم لوگوں میں اب نفس ہی نفس ہے، جس میں حسن زیادہ ہوگا اس کے ساتھ کم حسین کے حقوق میں عدل کرنا آسان نہیں۔ اندیشہ ہے کہ آخرت میں گردن نپ جائے۔

ارشاد فرمایا کہ حضرت حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے دو شادیاں کی تھیں۔ کسی نے حضرت سے عرض کیا کہ آپ نے دو شادیاں کر کے مریدوں کے لیے دو شادیوں کا دروازہ کھول دیا فرمایا کہ نہیں، میں نے دروازہ بند کر دیا۔

دیکھو یہاں دروازہ پر ترازو لٹکی ہوئی ہے کوئی پھل آتا ہے تو یہ نہیں کہ ترازو میں صرف ہم وزن کر کے دونوں بیویوں کو دوں بلکہ مثلاً اگر دو تربوز ایک ہی وزن کے آئے تو ہر تربوز کو کاٹ کر آدھا آدھا کر کے دیتا ہوں کیونکہ اگر آدھا نہ کروں تو ڈر ہے کہ ایک کے پاس میٹھا چلا جائے اور دوسری کے پاس کم میٹھا جو خلاف عدل ہے، اسی طرح اگر کپڑا دینا ہو تو دونوں کو بالکل ایک طرح کا دیتا ہوں اور کسی بیوی کے پاس اگر چھ گھنٹہ رہا ہوں تو دوسری کی باری پر چھ گھنٹہ گھڑی دیکھ کر اس کے پاس رہتا ہوں وغیرہ۔ اتنا عدل کوئی کر سکتا ہے؟ اس عدل کے باوجود فرمایا کہ دو شادیاں کرنا آسان نہیں، دو شادیاں اتنی مشکل محسوس ہوئیں کہ بعض وقت خودکشی کا وسوسہ آ گیا۔

ارشاد فرمایا کہ دوسری شادی سے بیوی بچوں کے جدا ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے اور صرف اندیشہ ہی نہیں اس زمانے میں یہ جدائی یقینی ہے، زندگی تلخ ہو جائے گی، ہمارے سامنے بہت سے واقعات ہیں کہ جن بیویوں نے خوشی سے اجازت بھی دی شادی کے بعد اپنی اولاد کے ساتھ شوہر کے خلاف محاذ قائم کر دیا۔ اگر دل میں کوئی عورت سمائی ہوئی نہیں ہے ہونا نہ ہونا برابر ہے تو دوسری بیوی کی چاہت کا اتنا سخت تقاضا کیوں؟ جبکہ قضائے شہوت کا محل (بیوی) موجود ہے، نفس سے ہوشیار رہیں، اس کے کید بہت باریک ہوتے ہیں۔

ارشاد فرمایا کہ دو بیویاں رکھنا اور ان میں برابری کرنا خصوصاً اس دورِ نفس پرستی اور ہوس انگیزی میں سخت دشوار بلکہ تقریباً ناممکن ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے بشرطِ مساوات اجازت دی ہے، حکم نہیں دیا کہ کئی کئی شادیاں کرو۔ پس اگر مساوات نہ کر سکے جس کا قوی امکان ہے تو اللہ تعالیٰ کا غضب مول لینا ہے۔ اس لیے دُعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اس اقدام سے باز رکھے کہ ان کے لیے بڑی آزمائش اور بڑا امتحان ہوگا جس میں مواخذہ کا اندیشہ زیادہ ہے۔

ارشاد فرمایا کہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ بہت حسین تھے، مگر ان کی شادی ایسی عورت سے ہوئی جس پر حسن کا اطلاق ممکن نہ تھا۔ پہلے زمانے میں بچے اتنے شریف ہوتے تھے کہ ماں باپ جہاں رشتہ لگا دیں وہ ماں باپ سے لڑتے نہیں تھے کہ میں کیسا ہوں اور آپ نے انتخاب کیسا کیا؟ خون کے رشتوں کی وجہ سے ترجیح دے دی کہ خون کا رشتہ ہے، اس کا حق ادا ہوجائے گا، صلہ رحمی ہوجائے گی، ایک لڑکی کا گھر بس جائے گا۔ ایک دن ایک شاگرد سے کھانا منگوایا، تیز ہوا سے امام محمدؒ کی بیوی کا نقاب ذرا سی دیر کو ہٹ گیا تو دیکھا کہ بیوی امام صاحب کے بالکل برعکس ہے۔ کھانا تو لے آیا، مگر الگ بیٹھ کے رونے لگا۔ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا کہ کیوں روتا ہے؟ اس نے کہا کہ آپ کی قسمت پر رو رہا ہوں۔ آپ جس قدر حسین ہیں آپ کی بیوی اتنی ہی غیر حسین ہے۔ امام محمدؒ ہنس پڑے اور فرمایا کہ اے بیٹے! میں اس وقت فقہ پر چھ کتابیں لکھ رہا ہوں زیادات، مبسوط، جامع صغیر، جامع کبیر، سیر صغیر، سیر کبیر اور تم لوگوں کو پڑھا بھی رہا ہوں۔ اگر بیوی حسین ہوتی تو اپنی بیوی کے پاس بیٹھا ہوا اس کے حسن کا مشاہدہ، معاینہ اور ملاحظہ کرتا۔ تم کہتے کہ استاد کنز الدقائق کا گھنٹہ ہوگیا، میں کہتا کہ میں حسن الدقائق میں مشغول ہوں۔ پھر جوش میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جس کو اپنے دردِ دل کے لیے منتخب فرماتے ہیں اس کو فانی کھلونوں میں ضائع نہیں کرتے۔

بیوی کے لیے ناک بھوں مت چڑھاؤ کہ ایسی ناک چپٹی ہے، اس کا منہ کالا ہے، مجھے حسین بیوی ملنی چاہیے۔ ہوسکتا ہے اللہ تعالیٰ اسی کے پیٹ سے کوئی عالم، حافظ، ولی اللہ پیدا کردے جو قیامت کے دن تمہارے کام آئے، اس لیے ان کو حقیر مت سمجھو۔ صورت کو مت دیکھو۔ بعض وقت زمین کالی ہوتی ہے، مگر غلہ بہت بڑھیا نکلتا ہے۔ بعض وقت کالی کلوٹی عورت سے ولی اللہ پیدا ہوتے ہیں اور گوری چٹیوں سے شیطان پیدا ہوتے ہیں، اس لیے بیویوں کو حقیر

مت سمجھو، ان کے رنگ و روغن کو مت دیکھو۔

کئی مرتبہ لوگوں نے حضرت والا سے عرض کیا کہ اگر کسی کو دوزخ کا عذاب چکھنا ہو تو دوسری شادی کر لے۔

ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی بندیوں کے لیے سفارش نازل کی عَاشِرُوْھُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ کہ ان کے ساتھ اچھے سلوک سے رہنا، یہ بتاؤ کہ اگر شیخ کہہ دے کہ میری بیٹی کا خیال رکھنا، تم میرے داماد بھی ہو اور میرے خلیفہ بھی ہو، اگر تم نے میری بیٹی کو ستایا تو خلافت چھین لوں گا تو بتایئے وہ خلیفہ شیخ کی بیٹی کو ستائے گا؟ وہ تو روزانہ ہاتھ جوڑتا رہے گا کہ اپنے ابا سے کچھ مت بتانا، اگر کبھی خطا ہو بھی جائے تو اس کو منا لے گا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ اگر تم نے دوسری شادی کی تو میری بیٹی فاطمہ کو غم ہوگا اور اگر فاطمہ کو غم ہوگا تو مجھ کو غم ہوگا لہٰذا میں حقِ ضابطہ سے نہیں کہتا حقِ رابطہ سے کہتا ہوں کہ تم دوسری شادی مت کرنا۔ معلوم ہوا کہ ہر جگہ قانون بازی نہیں چلتی، خشک ملائیت ٹھیک نہیں ہے، حقِ رابطہ سیکھو اور حقِ رابطہ سے اللہ سے رابطہ ملتا ہے، اللہ کا دین محبت کا راستہ ہے خشک قانون کا راستہ نہیں ہے مگر اہلِ رابطہ اور اہلِ محبت کی صحبت میں رہنے سے یہ خشکی دور ہو جاتی ہے جیسے کسی کو نیند نہیں آتی، دماغ میں خشکی بڑھ جاتی ہے تو اطباء لکھتے ہیں کہ اس کی کشتی دریا میں ڈال دو اور رات بھر وہاں سلاؤ تاکہ پانی کی رطوبت اس کی ناک سے داخل ہو کر اس کے دماغ کی خشکی دور کر دے تو اہل اللہ کے دریاؤں کے پاس رہو ان شاء اللہ تعالیٰ ان کے قلب میں جو اللہ کی محبت ہے وہ آپ کے قلب میں منتقل ہو جائے گی۔

ارشاد فرمایا کہ اسلام میں بیوی کا دل خوش کرنا اور خوش رکھنا بہت بڑی عبادت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بیویوں کے متعلق قرآن پاک میں سفارش کی

عَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ یعنی اپنی بیویوں سے نیک برتاؤ کرو۔ایک شخص نے کھانے میں نمک تیز کردینے پر بیوی کو معاف کردیا، مرنے کے بعد ایک بزرگ نے خواب دیکھا کہ اس نے کہا اللہ تعالیٰ نے مجھے اِسی عمل کی برکت سے بخش دیا کہ میں نے اپنی بیوی کے نمک تیز کرنے کو معاف کردیا تھا۔

ارشاد فرمایا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پچیس سال کی عمر میں حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے جو چالیس سال کی تھیں شادی کی اور آپ کی ۵۲/سال کی عمر مبارک تک زندہ رہیں مگر اُن کی تکلیف کے خیال سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری شادی نہیں کی کہ بی بی خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو تکلیف ہوگی۔